کسی دوسرے کا بچہ گود لینا

www.KitaboSunnat.com

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

متبنّٰی بنانا

(کسی دوسرے کا بچہ گود لینا)

أُمِّ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

ناشر:
مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0333-4994840

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

نام کتاب ———— کسی دوسرے کا بچہ گود لینا
اہتمام ———— محمد عبدمنیب
ناشر ———— مشربہ علم وحکمت
اشاعت اول ———— رجب ۱۴۲۸ھ
اشاعت دوم ———— صفر ۱۴۳۰ھ
قیمت ———— 22:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300 4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السلفیہ
(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

کسی دوسرے کا بچہ گود لینا	5
رسمِ تہنیت توڑنے کا قرآنی اعلان	8
جاہلی رسومات کا شکنجہ	12
☆ نقلی اولاد کے مفاسد	15
ربِّ قدیر کی گستاخی	15
کسی دوسرے سے نسب جوڑنا کفر	15
بچہ دینے والا بھی اس گناہ میں شامل	16
قطع رحمی	16
رشتہ داری اور اس کے حقوق	18
والدین کی خدمت سے محرومی	20
بناوٹی رشتوں میں حرمت	21
وراثت کے احکام میں تبدیلی	22
شرعی ورثا کا حق غصب کرنا	22
منہ بولی اولاد سے حجاب نہ کرنا	23
فریب اور جھوٹ کی گواہی	24

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ کڑوا پھل 26

اولاد سے محرومی کا مناسب حل 32

یتیموں کی کفالت 34

کثیر العیال خاندانوں کی مدد 34

بے سہارا بچوں کی کفالت 35

رضاعت کے ذریعے بچے کو اپنا بنانا 35

رشتہ دار اور پڑوسیوں کے بچے 36

ایک غلط فہمی 37

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کسی دوسرے کا بچہ گود لینا

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر اولاد کی محبت اور خواہش رکھ دی ہے۔ زندگی کی گہما گہمی اور رونق اولاد ہی کے ذریعے قائم ہے۔ یہ اولاد ہی ہے جس کے لیے انسان نکاح کرتا ہے، گھر بساتا ہے اور سامانِ زندگی حاصل کرتا ہے لیکن اولاد کے حصول میں انسان بے بس اور بے اختیار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کی عطا کا مکمل اختیار اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ ارشاد ہے:

﴿ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ. اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴾ [الشوری : ۴۹، ۵۰]

''آسمانوں اور زمین کی تمام بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا ان کو بیٹیاں بیٹے دونوں عنایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے وہ تو جاننے والا قدرت والا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ ہر انسان اپنے گھر کو بچوں کی چہکاروں سے آباد و شاد دیکھنا چاہتا ہے اور اگر وہ اولاد جیسی نعمت سے محروم رہے تو اس نئے لیے انسان کوشش بھی حتی الامکان بروئے کار لاتا ہے۔

علاج کے لیے حکیموں اور ڈاکٹروں سے رجوع کرتا ہے۔ جہاں کسی تعویز گنڈے کے ذریعے گود ہری کرے کا دعویٰ کرنے والوں کا پتا چلے بے اولاد حضرات اس امید میں وہاں بھی جا پہنچتے ہیں کہ شاید قسمت کا مقفل دروازہ کھل جائے۔ یہاں تک کہ اس میں اکثر لوگ یہ بھی پرواہ نہیں کرتے کہ یہ دعویٰ کرنے والے جو ذریعہ اختیار کر رہے ہیں شرعاً وہ بھی درست ہے یا نہیں؟ کتنی ہی بے اولاد عورتیں ہیں جو پیروں اور عاملوں سے گود ہری کروانے کے لیے ان کے ہاں پہنچیں اور پھر شاید کسی کی گود ہری تو ہوگئی لیکن اپنا آبگینہِ عصمت تار تار کروا کر۔

دنیا کے قدیم جاہلی معاشروں سے لے کر دورِ حاضر کے ہر معاشرے میں بے اولاد والدین نے اپنی محرومی کا ازالہ کرنے کے لیے مختلف صورتیں ایجاد کیں، جن میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

☆ کسی مفلس والدین کے ہاں بچہ پیدا ہوتے ہی یا پیدا ہونے سے پہلے ہی خرید لیا اور ہمیشہ کے لیے اس کے ولدیت اور نام و نسب کا حق اپنے نام محفوظ کر لیا۔ بعض اوقات تو رشتہ داروں کو بھی یہ پتا نہیں چلنے دیا جاتا کہ یہ بچہ کسی دوسرے کا ہے بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی مہارت اور چالبازی سے بچے کی پیدائش کا اپنے ہاں سوانگ رچایا جاتا ہے۔

☆ بعض لوگ کسی رشتہ دار یا غیر آدمی کا بچہ لے کر اس کی ولدیت اپنے نام سے جوڑ لیتے ہیں اور اس بناوٹی بیٹے یا بیٹی کو وہ تمام حقوق حاصل ہوتے ہیں جو سگی اولاد کو حاصل ہوتے ہیں۔

☆ بعض مرد اپنے سگے بھائی یا اپنے چچا زاد بھائی کا بیٹا یا بیٹی گود لے کر اس کی ولدیت اپنے نام کے ساتھ نتھی کر لیتے ہیں۔ اس میں اپنے آپ کو یہ فریب دیا جاتا ہے کہ نسل اور خون تو اپنا ہے لہٰذا اس بچے کا نسب اپنے نام کے ساتھ جوڑنا جھوٹ کے زمرے میں نہیں آتا۔

☆ ہندوؤں میں جو مرد اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو وہ اپنی بیوی کو اپنے بھائی یعنی بیوی کے جیٹھ یا دیور سے مقاربت کر کے بچہ حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ بچہ اسی شوہر کا کہلاتا ہے جس کی یہ عورت بیوی ہے۔ ہندو مذہب میں دوسری صورت یہ ہے کہ بے اولاد خاوند بیوی کو کسی بھی مرد سے دس کی تعداد تک بچے حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ہندوؤں میں یہ بھی دستور ہے کہ خاوند کسی تندرست، بہادر یا خوب صورت مرد کے پاس اپنی بیوی بھیج دے تاکہ انہی اوصاف کا بچہ اس کے ہاں پیدا ہو۔

اہلِ عرب میں یہ رواج عام تھا اور اسے نکاحِ استبضاع کہا جاتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اہلِ عرب کے ہاں جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ وہ کسی دوسرے کا بچہ بڑی عمر کا ہوتا یا چھوٹی عمر کا، اس کے اصل والدین سے معاہدہ کر کے اس کا حقِ ولدیت اپنے نام کرا لیتے۔ اس معاہدے کا اعلان کعبہ میں یا معتبر افراد کی موجودگی میں کیا جاتا۔ اس معاہدے اور اعلان کے بعد قانونی طور پر اسی کا بیٹا تسلیم کیا جاتا جس نے باپ ہونے کا حق اپنے نام کر لیا ہوتا۔ اس صورت نقلی بیٹا اصل بیٹے کی مانند قرار پاتا۔

رسمِ تبنیت توڑنے کا قرآنی اعلان:

جاہلیت کے اسی دستور کی رو سے رسول اللہ ﷺ نے نبوت سے پہلے اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنا متبنّیٰ بنایا تھا۔ جس کا پس منظر یہ ہے کہ زید رضی اللہ عنہ کو بچپن میں ڈاکوؤں نے اغوا کر کے غلام کی حیثیت سے بیچ دیا۔ زید بکتے بکتے رسول اللہ ﷺ کے گھر آ گئے۔ آپ نے انہیں آزاد کر دیا۔ ان کے والدین جو مسلسل تلاش میں تھے انہیں پتا چلا تو منہ مانگی رقم دے کر زید رضی اللہ عنہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے معاملہ زید پر چھوڑ دیا۔ زید رضی اللہ عنہ نے والدین کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اعلان کیا کہ آج سے زید میرا بیٹا ہے۔ زید رضی اللہ عنہ کے والدین یہ دیکھ کر خوش خوش اور مطمئن واپس چلے گئے کیوں کہ اب ان کا بیٹا غلام نہیں بلکہ مکہ مکرمہ کے معزز خاندان کے معزز ترین آدمی کا بیٹا بن گیا تھا۔ چنانچہ جاہلی دستور کے مطابق زید رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد (ﷺ) کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے لگا۔ نبوت کے بعد زید رضی اللہ عنہ نے فوراً ایمان کی نعمت کو سینے سے لگا لیا۔ مکہ مکرمہ کی تیرہ سالہ سخت ترین مظالم میں جکڑی ہوئی زندگی میں انہوں نے ہر موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور جان نثاری کو ترجیح دی۔ یہاں تک کہ غزوہِ طائف جیسے سخت جاں گسل سفرِ تبلیغ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوباش لڑکوں کے پتھر کھائے اور گالیاں سنیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی زید رضی اللہ عنہ سے اور ان کی اولاد سے بہت محبت تھی۔ صحابہ کرام زید رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے اسامہ رضی اللہ عنہ کو حِبُّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے) کہا کرتے تھے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکمِ ہجرت دینے کے بعد مدینہ منورہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے لیے اپنی پھوپھی کی بیٹی زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کا رشتہ طلب کیا، تاکہ طبقاتی تقسیم کو مٹایا جا سکے۔ نکاح ہو گیا لیکن زینب رضی اللہ عنہا کا دل زید رضی اللہ عنہ کو قبول نہ کر سکا۔ نتیجہ یہ کہ طلاق ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آیات نازل کیں:

﴿فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا﴾ [الاحزاب: ۳۷]

”پھر جب زید نے اس سے (کوئی) حاجت (متعلق) نہ رکھی (یعنی اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلاق دے دی) تو ہم نے اس (زینب) کا نکاح آپ سے کر دیا تا کہ مومنوں کے لیے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی تنگی نہ رہے جب کہ وہ (منہ بولے بیٹے) ان سے اپنی حاجت متعلق نہ رکھیں (یعنی طلاق دے دیں) اور اللہ کا حکم واقع ہو کر رہنے والا تھا۔"

رسول اللہ ﷺ کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ منافق اور کافر کہیں گے کہ محمد ﷺ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر کے حرام کام کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب کی شروع کی یہ آیات نازل کیں:

﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا. وَ اتَّبِعْ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا. وَّ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا. مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ. اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ مَوَالِيْكُمْ ؕ وَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [الاحزاب: ۱۔۵]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے نبی اللہ سے ڈرتے رہیے اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیے، اللہ تعالیٰ یقیناً سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور جو کچھ آپؐ کے پروردگار کی طرف سے آپؐ پر وحی کی جاتی ہے اس کی اتباع کیجیے اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ یقیناً اس سے باخبر ہے۔ اور اللہ پر بھروسہ کیجیے اور اللہ کا کارساز ہونا ہی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے پیٹ میں دو دل نہیں بنائے، نہ ہی تمہاری بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری مائیں بنایا ہے اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے حقیقی بیٹے بنایا ہے، یہ تمہارے منہ کی باتیں ہیں مگر اللہ حقیقی بات کہتا ہے اور وہی صحیح راہ دکھاتا ہے۔ ان (منہ بولے بیٹوں) کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو اور اگر ان کے باپوں کے نام کا علم نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں اور اگر کوئی بات تم بھول چوک کی بنا پر کہہ دو تو اس میں تم پر کوئی گرفت نہیں مگر جو دل کے ارادہ سے کہو (اس پر ضرور گرفت ہوگی) اللہ تعالیٰ یقیناً معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل ہدایات دی ہیں:

☆ کافر اور منافق لوگ نقلی بیٹے کو اصلی بیٹا سمجھنے کی رسم توڑنے پر آپؐ کے خلاف بہت باتیں بنائیں گے لیکن ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہی اس لائق ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اس سے ڈرا جائے۔

☆ جس طرح کسی انسان کے اندر اللہ نے دو دل نہیں بنائے، اسی طرح یہ بھی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا کہ کوئی شخص اپنے اندر دو متناقض ارادے استوار رکھے۔ کوئی شخص بیک وقت حقیقی بیٹا خون اور نسل کے اعتبار سے تو کسی اور مرد کا ہو لیکن زبانی کلامی اسے کسی اور کا بیٹا بنا دیا جائے۔ اسی طرح جس عورت سے بیوی کا رشتہ ہے۔ ماں کہنے سے وہ ماں کی طرح حرام نہیں ہو جاتی۔ غرض منہ کی باتوں سے حقیقت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

☆ جاہلیت میں جو منہ بولے بیٹے بنائے جا چکے ہیں اور وہ منہ بولے باپ سے منسوب ہیں اس کا ازالہ اب یوں کیا جائے کہ انہیں ان کے اصل باپ کی طرف منسوب کر کے پکارا جائے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو متبنّیٰ بنالیا تھا لہٰذا ہم لوگ انہیں زید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر پکارا کرتے تھے جب یہ آیات نازل ہوئیں تو پھر ہم نے انہیں زید بن حارثہ کہنا شروع کیا۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر)

☆ ممکن ہے کہ کسی شخص کے باپ کا علم نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں وہ مسلمان ہونے کے بعد تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔

جاہلی رسومات کا شکنجہ:

www.KitaboSunnat.com

دراصل بعض جاہلی رسومات کی جڑیں معاشرے کی گہرائی تک پیوست ہو چکی ہوتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی رسومات کو ختم کرنے کے لیے زبانی تلقین کافی نہیں ہوتی۔ ہر شخص ایسی رسم کو ختم کرنے سے جھجکتا ہے اور سوچتا ہے کہ ضروری تو نہیں کہ وہی اس رسم کو توڑنے کا قدم اٹھائے اور معاشرے کی لعن طعن کا رخ اپنی طرف کروالے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بناوٹی بیٹے بنانے کی رسم توڑنے کا آغاز رسول اللہ ﷺ کی ذات سے کیا۔ کیوں کہ اس سنگین رسم کو توڑنے کے لیے سخت جان اور ایمانی حوصلہ رکھنے میں بلند پایہ کردار کی ضرورت تھی اور پھر اس رسم سے مکمل چھٹکارے کے لیے تاقیامت اسوۂ نبی ﷺ ہی کفایت کر سکتا تھا۔ اس ایک رسم کے ساتھ مندرجہ ذیل رسومات بھی ٹوٹ گئیں۔

☆ آزاد کردہ غلاموں کی حیثیت معاشرے میں کم تر سمجھی جاتی تھی۔ اونچے خاندان کے لوگ ان سے رشتہ ناطہ کرنے میں عار سمجھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے، جن کا ہاشمی گھرانہ پورے عرب میں معزز ترین تھا، اس کی بیٹی زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح ایک آزاد کردہ غلام زید سے کر دیا۔ یوں طبقاتی اونچ نیچ کا تصور عملی طور پر باطل ثابت کر دیا۔

☆ جب زینب اور زید رضی اللہ عنہما میں طلاق کی نوبت آ گئی تو رسول اللہ ﷺ یہ سوچ کر پریشان ہو گئے کہ جس رشتے کو قائم کرنے میں معاشرے کی ایک باطل رسم کو توڑنے کی نیت تھی وہ نبھ نہ سکا نیز زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق کا دھچکا سہنا پڑا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں پر زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر کے ان کی ایسی دل بستگی کی کہ وہ تمام امہات المومنین کے مقابلے میں فخر کیا کرتی تھیں کہ تمہارے نکاح تمہارے اولیاء نے کیے لیکن میرا نکاح میرے رب نے سات آسمانوں پر کیا۔

☆ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کے بھائیوں نے زید رضی اللہ عنہ کو رشتہ دینے میں پس وپیش کی تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل کیا:

﴿ وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴾ [الاحزاب: ۳۶]

”اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہ ہو گیا۔“

ان آیات کے نزول نے یہ واضح کر دیا کہ جاہلی رسومات ...... برادری کی روایات ...... ذات پات کا پندار ...... مالی اونچ نیچ اور نفس کے اپنے بنائے ہوئے عزت اور ذلت کے پیمانے اسلام کے سائے میں آنے کے بعد سب ہیچ ہیں۔ صرف ربِّ برتر کی رضا ہی ان سب سے اعلیٰ، بالا اور ترجیح دینے کے لائق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقلی اولاد کے مفاسد

اسلام نے متبنّیٰ (بیٹا بنانے) کی رسم کو اتنی سختی سے کیوں توڑا؟ اس سے کیا کیا مفاسد جنم لیتے ہیں۔ نقلی والدین، اصل والدین، خود بچے اور معاشرے پر اس رسمِ بد کے کیا کیا مہلک اور زہرناک اثرات مرتب ہوتے ہیں اس سے ہر شخص واقف ہے۔ پھر بھی یاددہانی کے لیے اس کے بعض مفاسد کا یہاں جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

ربِّ قدیر کی گستاخی:

سید سلمان منصور پوری لکھتے ہیں:۔ تبنیت (کسی کو بیٹا بنانا) قدرتِ ربانیہ کے مقابلے میں ایک گستاخانہ فعل ہے یعنی جو شخص کسی دوسرے شخص کا بیٹا لے کر اسے اپنا بناتا ہے وہ قدرتِ ربانی کو منہ چڑاتا ہے کہ دیکھ اگر تو نے مجھے بیٹا نہیں دیا تو کیا ہوا میں نے تو بیٹا لے ہی لیا۔ (الجمال والکمال تفسیر سورہ یوسف:۹۴)

کسی دوسرے سے نسب جوڑنا کفر:

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مَنْ رَجُلٍ اَدَّعٰی بِغَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ اِلَّا کَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْقَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذَالِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ.

''جس شخص نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا اور وہ جانتا ہے تو اس نے کفر کیا اور جس نے اس چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں تو وہ ہم میں سے نہیں اور وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے اور جس نے کسی کو کافر کہہ کر پکارا یا کہا ''اے اللہ کے دشمن!'' حالانکہ وہ ایسا نہیں تو وہ اس پر ظلم کرے گا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان)

اگر کوئی شخص کسی کو حقیقی بیٹے یا بیٹی کی مانند بتاتا ہے یا کسی غیر عورت کو حقیقی ماں یا بہن کی مانند بنا لیتا ہے اور ان سے نکاح کو حرام سمجھتا ہے، حجاب کی پابندی نہیں کرتا تو یہ سب کافرانہ طریقہ ہے۔

بچہ دینے والا بھی اس گناہ میں شامل:

جس طرح بچہ لینے والا اس گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اسی طرح بچہ لینے والا بھی اس گناہ میں برابر کا شریک ہے کیوں کہ دینے والے کے بغیر بچہ لینے والا یہ جرم کر ہی نہیں سکتا۔

قطع رحمی:

رسول اللہ ﷺ نے جس دین کو اپنی امت تک پہنچایا، اس میں قطع رحمی کو بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ قطع رحمی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے فسادی کہا، ان پر لعنت کی اور انہیں اندھا اور بہرا کر دینے کی سزا سنائی۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّیٰ إِذَا فَرِغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ وَقَالَتْ : هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ . قَالَ : نَعَمْ ! أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ ، قَالَتْ : بَلیٰ قَالَ : فَذَالِكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِقْرَأُوا وَإِنْ شِئْتُمْ :

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ أَنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ . أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمیٰ أَبْصَارَهُمْ﴾

[محمد : ٢٤، ٢٣]

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، جب وہ ان کی پیدائش سے فارغ ہوا، تو رحم نے کھڑے ہو کر کہا: یہ اس شخص کا مقام ہے جو تجھ سے قطع رحمی سے پناہ مانگے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے تعلق جوڑوں جو تجھ سے جوڑے اور اس سے قطع تعلق کر لوں جو تجھ سے قطع کرے۔ رحم نے کہا کیوں نہیں (ایسا ہونا ہی چاہیے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیات پڑھ لو (ترجمہ) قریب ہے کہ جب تم کو اقتدار ملے تو تم زمین میں فساد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیلاؤ اور اپنے رشتوں کو کاٹو، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور انہیں بہرا اور اندھا کر دیا۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب من وصل وصله الله، مسلم، کتاب البر والصلہ، باب صلۃ الرحم......)

ان آیات سے پتا چلتا ہے کہ جو شخص رشتہ دار کو رشتے داری سے کاٹتا ہے، اس سے اللہ تعالیٰ اپنا تعلق توڑ لیتا ہے۔ جب کہ بچے کو اصل والدین سے جدا کیا جاتا ہے تو یہ جدائی دراصل اللہ تعالیٰ سے جدائی کے مترادف ہوتی ہے۔

رشتوں کو توڑنے کی سزا اللہ کی لعنت کے ساتھ ساتھ اس شخص کو اندھا اور بہرا ہو جانا بھی ہے۔ دوسرے کے بچے کو اپنا بچہ ثابت کرنے والا خود بھی حقائق سے اندھا بہرا ہو جاتا ہے اور دوسروں کو بھی حقیقت سے دور رکھ کر اندھا بہرا بنانا چاہتا ہے۔

رشتہ داری اور اس کے حقوق:

رشتہ داری توڑنے کی انہی سزاؤں سے بچنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ آدمی کو یہ معلوم ہو کہ ماں اور باپ کی طرف سے کون کون اس کے قریبی رشتہ دار ہیں اور کون کون سے دور کے رشتہ دار۔ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ میں کس سے نیکی کروں؟ آپؐ نے فرمایا: اپنی ماں سے۔ انہوں نے دوبارہ پوچھا: اس کے بعد کس سے۔ فرمایا: اپنی ماں سے۔ انہوں نے پھر یہی سوال کیا کہ اس کے بعد۔ فرمایا اپنی ماں سے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کس سے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: اپنے باپ سے۔ پھر انہوں نے یہی سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا: ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ ''پھر دوسرے قریبی رشتہ داروں سے پھر دوسرے قریبی رشتہ داروں سے درجہ بدرجہ۔'' (سنن ترمذی، حسن صحیح حدیث، ابوب البر والصلۃ، باب ما جاء فی برابوالدین)

غرض رشتہ داری کے حقوق اور ان سے سلوک کے مختلف مظاہر نیز رشتہ داری کی ترتیب اور پہچان یہ بھی کچھ اسی صورت ممکن ہے جب کہ انسان کو اپنے حقیقی والدین کا پتہ ہو اور اپنا نسب یاد ہو۔ ترمذی نے روایت کیا ہے:۔

تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ اِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاَةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِي الْعُمْرِ.

اپنا اپنا نسب سیکھو تا کہ رشتہ داروں کے ساتھ بہتر سلوک کر سکو، کیونکہ بہتر سلوک اہلِ تعلق میں محبت پیدا کرنے، دولت بڑھانے اور عمر میں برکت کا باعث بنتا ہے۔'' (فی الاثر، کتاب برلوالدین والصلة الرحم، باب ماء جاء فی التعلیم النسب، ترمذی:٦/ ٩٦، ٩٧۔ مسند احمد: ١٧/ ٤٢ دیکھیے معاشرتی مسائل اور اسلام)

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے:

''اپنے اپنے نسب یاد کرو تا کہ صلہ رحمی کر سکو، اس لیے کہ رحم میں بُعد نہیں جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ دور ہو اگر چہ وہ قریب (رہائش کے لحاظ سے) ہو اور ہر رحم قیامت کے دن اپنے صاحب کے سامنے آئے گا اور اگر رشتہ ملایا گیا ہوگا تو رشتہ ملانے کی اور اگر رشتہ توڑا ہوگا تو توڑنے کی گواہی دے گا۔" (الادب المفرد، للبخاری، رقم الباب :۷۳ اخرجه الحاکم فی العلم وفی البر والصلة)

غرض رشتہ داری کو جوڑنے اور اس کے حقوق ادا کرنے کی شدید تاکید کے بعد یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک بچے کا نسب ہی سرے سے قطع کر کے کسی غیر کے ساتھ جوڑ دیا جائے، اور وہ بچہ ان لوگوں سے رشتہ داری نبھانے کی کوشش کرتا رہے، جو اس کے رشتہ دار ہی نہیں اور وہ اپنے حقیقی رشتہ داروں سے دور کر دیا جائے۔

جو لوگ اس کے نسب میں شامل ہی نہیں ان لوگوں کا نسب اسے یاد رکھنے اور یہ باور کرنے پر مجبور کر دیا جائے کہ یہی لوگ اس کے نسب میں سے ہیں۔

(رشتہ داروں کے حقوق کے لیے دیکھیے صلہ رحمی اور اس کے مختلف پہلو)

والدین کی خدمت سے محرومی:

دنیا کے تمام رشتوں میں سے والدین کا رشتہ سب سے مقدم ہے خصوصاً ماں۔ قرآن حکیم اور احادیث میں ماں باپ کی خدمت، ان کی دل جوئی، ان کے ادب و احترام، ان کی اطاعت کی سب رشتوں سے بڑھ کر تاکید ہے بلکہ انہیں اف تک نہ کہنے کا حکم ہے، مسلمان کے لیے اس کی جنت اور دوزخ والدین کی اطاعت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت ہی سے وابستہ ہے۔

لیکن جو والدین بچے کو اپنے سے جدا کر دیتے ہیں گویا بچے کو اپنی جنت سے دور کر دیتے ہیں۔ اس کو اپنے ہاتھوں بدبختی کے حوالے کر دیتے ہیں۔

اسلام میں رشتہ داروں کو ایک دوسرے سے جدا کرنا اتنا برا اور ناپسندیدہ ہے کہ اس نے تو یہ تک پسند نہیں کیا کہ کسی شخص کے پاس اگر دو محرم لونڈیاں ہوں یعنی دو بہنیں، خالہ بھانجی، پھوپھی بھتیجی، ماں بیٹی وغیرہ تو مالک ان میں سے ایک کو بیچ دے۔ حالانکہ وہ لونڈیاں ہیں۔ وجہ صرف یہی ہے کہ بکنے کے بعد وہ دوبارہ اکٹھی نہیں ہو سکیں گی اور لونڈی ہونے کی وجہ سے وہ نہ کبھی باہم مل سکیں گی۔ اگر مالک بیچنا چاہے تو دونوں کو اکٹھا ایک ہی مالک کے ہاتھ فروخت کرے تاکہ ان میں جدائی نہ ہو۔ (دیکھیے بلوغ المرام، کتاب البیوع)

بناوٹی رشتوں میں حرمت:

اسلام نے صرف ان رشتوں سے نکاح حرام قرار دیا ہے جو نسب یا رضاعت کی وجہ سے محرم ہیں لیکن اس بناوٹی رشتے میں بناوٹی والدین بناوٹی حرمت قائم کر دیتے ہیں اور ان تمام بناوٹی رشتوں سے نکاح حرام سمجھا جاتا ہے جن سے نسب یا رضاعت کی وجہ سے نکاح حرام ہوتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں (نعوذ باللہ) حلت وحرمت کا قانون جاری کر کے شرک کا بدترین جرم کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر نسب چھپایا جائے تو وہ بچہ بڑا ہو کر ہو سکتا ہے کسی اپنی ہی اصل محرم خاتون سے نکاح کر لے جیسے بہن، بھتیجی، بھانجی وغیرہ۔ کیونکہ اسے تو یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اس آدمی کا بیٹا ہے جس کے گھر میں اس نے پرورش پائی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ جعلی بیٹا اپنی اولاد میں سے کسی کا نکاح اپنے اصل خاندان کی کسی ایسے عورت یا مرد سے کر دے جو اس کا محرم ہو اور شرعاً دونوں میں نکاح حرام ہو۔

وراثت کے احکام میں تبدیلی:

اسلام میں وراثت کے حق دار صرف وہی رشتہ دار ہیں جن کا تعلق میت کے ساتھ نسب کی وجہ سے ہو یا نکاح میں ہونے کی وجہ سے، لیکن منہ بولے بیٹے یا بیٹی کو وراثت کا حق دار قرار دے کر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں قانون سازی کر کے شرک کا ارتکاب ہونا جرم کیا جاتا ہے۔

شرعی ورثا کا حق غصب کرنا:

بناوٹی والدین اپنے بناوٹی بچے کو وارث بنانے کے لیے مختلف حیلے اور جتن کرتے رہتے ہیں اور اپنی زندگی ہی میں جائیداد اس کے نام کر دیتے ہیں تا کہ شرعی ورثا کو حصہ نہ مل جائے، اسی طرح خود ساختہ بیٹے یا بیٹی کو وراثت دے کر شرعی ورثا کا حق غصب کیا جاتا ہے۔ جب کہ ترکے کی تقسیم کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا ۪ وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ﴾ [النساء: ١٤]

''جو شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کرے اور اللہ کی (قائم کردہ) حدود سے آگے نکل جائے اللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اسے رسوا کرنے والا عذاب ہوگا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ.

''اگر کسی شخص نے دوسرے کی زمین غصب کر لی تو ساتویں زمین تک اس شخص کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔'' (صحیح بخاری، کتاب المظالم، باب اثم من ظلم شيئا من الارض: ٢٢٨٨)

(مزید تفصیل کے لیے دیکھیے کتابچہ: تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ از اُمّ عبد منیب)

• منہ بولی اولاد سے حجاب نہ کرنا:

اسلام نے ستر و حجاب کا جو ضابطہ عطا کیا ہے۔ اس کے تحت عورت یا مرد کا محرم رشتہ داروں سے حجاب نہیں، ان کے علاوہ ہر نامحرم رشتہ دار یا اجنبی سے حجاب کرنے کا اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا۔

اللہ تعالیٰ نے نامحرموں سے نظر بچا کر رکھنے کا حکم دیا ہے لیکن بناوٹی بیٹے یا بیٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نظر بچانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

عورت صرف محرم مرد کے ساتھ سفر کر سکتی ہے۔ بناوٹی بچے کے ساتھ محرم کی طرح سفر کر کے اس حکم کی بھی نافرمانی کی جاتی ہے۔

تنہائی میں نامحرم مرد اور عورت کا اکٹھا ہونا ممنوع ہے لیکن بناوٹی بچے کے ساتھ ایسا موقع اکثر آتا رہتا ہے کیونکہ بناوٹی بچے کو اپنے بچے کی طرح سمجھا جاتا ہے۔

فریب اور جھوٹ:

اولاد اسے کہتے ہیں جو کسی مرد کے اپنے صلب سے ہو، ایسا بچہ جو کسی اور مرد کی صلب سے ہو وہ اس مرد کا بچہ کیسے ہو سکتا ہے جس کے صلب سے اس نے جنم ہی نہ لیا ہو لہٰذا یہ دنیا کا بدترین جھوٹ ہے۔ ایسا جھوٹ ہے جسے زبردستی پورے معاشرے میں منوایا جاتا ہے۔

فریب اور جھوٹ کی گواہی:

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی بارے میں فرمایا:

﴿ وَ الَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴾

[الفرقان :۷۲]

"اور وہ فریب اور جھوٹ کی گواہی نہیں دیتے اور جب ان کو بے ہودہ چیزوں کے پاس سے گزرنے کا اتفاق ہو تو وہ بزرگانہ انداز سے (کترا کر) نکل جاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔'' لیکن بناوٹی بچے کا ڈھونگ رچانے والے پورے معاشرے کو اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ وہ ان کا راز فاش نہ کرے۔ یوں اس فریب اور جھوٹ کے گناہ میں پورے معاشرے کو ملوث کیا جاتا ہے۔

ستم یہ کہ لوگ بھی اس جھوٹ کو سچ باور کرانے میں اصل مجرم (والدین) کا ساتھ دیتے ہیں اور کبھی والدین سے تعلقات بگڑ جانے کے خدشے کے تحت اور کبھی ''کسی دوسرے کے معاملے میں بولنے کی کیا ضرورت ہے؟'' کے نظریے کے تحت سچ زبان پر نہیں لاتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کڑوا پھل

اولاد ایک میٹھا میوہ ہے اور موت کے بعد ایک ایسا درخت جس کے ثمرات انسان کو مسلسل فائدہ پہنچاتے رہتے ہیں اور صدقہ جاریہ کی صورت اس کے اعمال کا ثواب والدین کو بھی ملتا رہتا ہے لیکن بناوٹی اولاد بنانے سے کئی برے اور مہلک اثرات بچے، والدین اور خاندان کو لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔

سید سلمان منصور پوری لکھتے ہیں: شروع میں تبنیت کرنے والوں کے خیالات خواہ کتنے ہی صاف اور مستحکم ہوں لیکن جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے ان جھوٹ کے والدین اور فرزند میں نفاق وشقاق میں ترقی ہوتی جاتی ہے، وہ رسم جو ایک دن خوشی خوشی منائی گئی تھی وہ نہایت کڑوا پھل ثابت ہوتی ہے وہ کڑوا پھل جو حلق میں جا کر اٹک جاتا ہے نہ نیچے نگلا جائے نہ باہر تھوکا جائے۔ (الجمال والکمال: ۹۴)

چونکہ بچہ ماں باپ کا اپنا خون نہیں ہوتا اس لیے اپنے اندر زبردستی مادرانہ اور پدرانہ شفقت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بچے میں بھی والدین کے لیے خونی کشش اور محبت نہیں ہوتی۔ غرض یہ رشتہ غیر فطری انداز میں نبھانے کی کوشش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جاتی ہے چنانچہ اس بناوٹ کے نتائج بھی خطرناک ہوتے ہیں۔

☆ بچے کا بھی اپنا خون نہیں ہوتا لہٰذا اس میں بھی ماں باپ کے لیے وہ محبت نہیں ہوتی جو طبعاً اولاد میں ماں باپ کے لیے ہوتی ہے۔ نقلی والدین جب بچے کی سرد مہری دیکھتے ہیں تو وہ مختلف نفسیاتی بیماریوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ ماں باپ کو یہ سوچ پریشان کرنے لگتی ہے کہ دوسرے کے بچے کو پال پال کر اس کے لاڈ دیکھ دیکھ کر ہمیں کیا حاصل ہوا۔

☆ نقلی ماں باپ کے اصل رشتہ دار اور بھائی بھتیجے اس بچے کے دشمن بن جاتے ہیں۔ ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ دوسرے خاندان کے اس پھل کو کسی نہ کسی طرح اٹھا کر پھینک دیں۔ نتیجہ یہ کہ قتل وخون تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

☆ والدین کی کوشش ہوتی ہے کہ کسی دوسرے شخص کے منہ سے کوئی ایسی بات یا اشارہ نہ نکلنے پائے جس سے اس بچے کے بناوٹی ہونے کا پتا چلتا ہو، لہٰذا وہ ہمہ وقت ہر شخص کی باتوں کو تاکتے رہتے ہیں جو بجائے خود ایک مشکل کام ہے۔

☆ چونکہ ان کے اپنے اندر چور ہوتا ہے لہٰذا وہ ہر شخص کی بات اور رویے کو شک کی نظر سے دیکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اسے ہمارے بناوٹی بچے سے پیار نہیں، خصوصاً وراثت کے حق دار رشتہ داروں سے وہ کچھ زیادہ ہی بدگمان رہتے ہیں۔

☆ اگر اپنی اولاد کی پرورش کرتے تو صدقہ جاریہ کی صورت اس پر اجر ملتا۔ اور اپنی اولاد نہ ہونے کی صورت میں اس بچے کو اس کی حقیقت بتا کر اسے پرورش کرتے اور اس کا نسب اپنے اصل باپ سے جوڑتے تو اس پر بھی بہترین اجر ملتا لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری عمر ایک لاحاصل کام پر محنت کرتے رہے اور ایک خیالی پودے کو پانی دے دے کر سینچتے رہے جس کا سایہ دنیا میں بھی ٹھنڈک نہ پہنچا سکا اور آخرت میں ہلاکت کا سامان بن گیا۔ اس طرح اصلی رشتوں کے درمیان بدگمانی اور نفرت بڑھتی رہتی ہے۔

☆ محروم ماں باپ نے بظاہر اپنی محرومی کا حل بناوٹی بچے کی صورت ڈھونڈھ لیا، اس میں یقیناً ان کی اپنی مرضی شامل ہوتی ہے لیکن بناوٹی ماں باپ کی وجہ سے دوسرے رشتے بنائے جاتے ہیں، ان میں ان رشتوں کی مرضی ایک فی صد بھی شامل نہیں ہوتی لہٰذا انہیں خواہ مخواہ بناوٹی بن کر بچے کے معاشرتی یا برادری کے عائد کردہ حقوق ادا کرنے پڑتے ہیں۔

کیونکہ یہ رشتہ دار دل سے راضی نہیں ہوتے، نہ ہی اس بچے کو قبول کرتے ہیں۔ وہ بظاہر حقوق ادا کریں بھی تو ساتھ ساتھ ماں باپ یا بچے کو کوسنے سے بھی نہیں چوکتے۔

☆ والدین مجبوری کی وجہ سے یا بظاہر بخوشی اپنا بچہ دینے کی ہمت تو کر لیتے ہیں لیکن بچے کی جدائی کے غم میں وہ بھی پریشان رہتے ہیں۔ اگر بچہ کسی قریبی عزیز کو دیا ہو تو ان کے لیے دوچند مصیبت بن جاتی ہے۔ ماں بچے کو دیکھتی ہے، ملتی ہے، بات بھی کرتی ہے لیکن بیٹا یا بیٹی کہہ کر سینے سے لگا نہیں سکتی۔ نتیجہ یہ کہ خود ان کے گھر میں بھی کئی قسم کی الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

☆ جھوٹ اور فریب کب تک چل سکتا ہے بالآخر بچے کو پتا چل جاتا ہے کہ وہ ان ماں باپ کا اصل بچہ نہیں۔ ایسے میں بعض بچوں کو شدید نفسیاتی دباؤ گھیر لیتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ یہ ان کا حقیقی بیٹا یا بیٹی نہیں اور بعض حالات میں بچے بھی اس حقیقت سے واقف ہوتے ہیں۔ قرآن حکیم میں دو جگہ پر بیٹا بنانے کا ذکر موجود ہے لیکن دونوں کے جو نتائج ظاہر ہوئے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ غیر فطری رشتہ سوائے مفاسد کے کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کو خریدنے کے بعد اپنی بیوی سے کہا:

﴿ اَكْرِمِىْ مَثْوٰهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا﴾[یوسف:۲۱]

''اسے عزت اور اکرام سے رکھو عجب نہیں کہ یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں۔''

لیکن عملاً کیا ہوا؟ جیسے ہی یوسف علیہ السلام جوان ہوئے۔ یوسف علیہ السلام کو بیٹا سمجھ کر اپنے ہاں پرورش کرنے والی امیر زادی کے دل میں ناپاک عشق نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔ بعض گھرانوں میں اس قسم کے گندے کھیل بناوٹی بہن بھائیوں، باپ بیٹی، ماں بیٹے کی صورت جاری رہتے ہیں لیکن ان پر نہ کوئی نکیر کرنے والا ہوتا ہے نہ شک کیا جاتا ہے۔

قرآن حکیم ہی میں موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ موجود ہے۔ فرعون کی بیوی آسیہ علیہا السلام نے فرعون سے کہا:

﴿قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴾[القصص:۹]

''یہ میری اور تمہاری دونوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اس کو قتل نہ کرنا، شاید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ یہ ان کا حقیقی بیٹا یا بیٹی نہیں اور بعض حالات میں بچے بھی اس حقیقت سے واقف ہوتے ہیں۔ قرآن حکیم میں دو جگہ پر بیٹا بنانے کا ذکر موجود ہے لیکن دونوں کے جو نتائج ظاہر ہوئے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ غیر فطری رشتہ سوائے مفاسد کے کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کو خریدنے کے بعد اپنی بیوی سے کہا:

﴿ اَكْرِمِىْ مَثْوٰهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا﴾ [یوسف: ۲۱]

"اسے عزت اور اکرام سے رکھو عجب نہیں کہ یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں۔"

لیکن عملاً کیا ہوا؟ جیسے ہی یوسف علیہ السلام جوان ہوئے۔ یوسف علیہ السلام کو بیٹا سمجھ کر اپنے ہاں پرورش کرنے والی امیر زادی کے دل میں ناپاک عشق نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔ بعض گھرانوں میں اس قسم کے گندے کھیل بناوٹی بہن بھائیوں، باپ بیٹی، ماں بیٹے کی صورت جاری رہتے ہیں لیکن ان پر نہ کوئی نکیر کرنے والا ہوتا ہے نہ شک کیا جاتا ہے۔

قرآن حکیم ہی میں موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ موجود ہے۔ فرعون کی بیوی آسیہ علیہا السلام نے فرعون سے کہا:

﴿قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴾ [القصص: ۹]

"یہ میری اور تمہاری دونوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اس کو قتل نہ کرنا، شاید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اسے بیٹا بنا لیں اور وہ (انجام سے) بے خبر تھے۔"

لیکن عملاً کیا ہوا؟ فرعون جسے بیٹے کی حیثیت سے اپنے محل میں پرورش کرتا رہا اس بیٹے میں فرعون کے لیے ایک رتی بھر بھی پسرانہ محبت پیدا نہ ہو سکی بلکہ الٹا فرعون کی بنی اسرائیل سے نفرت اور ان پر مظالم دیکھ دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام میں اس ظالمانہ نظام کے خلاف نفرت بڑھتی رہی۔ جب کہ بنی اسرائیل جو موسیٰ علیہ السلام کے اہلِ خاندان تھے، ان سے محبت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں تب بھی موجود رہی جب انہیں یہ بھی علم نہ تھا کہ وہ ان کے اہلِ خاندان ہیں۔

ظالمانہ ہمدردی:

بعض لوگ یہ بہت بڑی نیکی سمجھتے ہیں کہ جن کے والدین کی اولاد نہیں ان کو اپنا بچہ دے دیا جائے اور جو والدین اپنا بچہ کسی بہن بھائی کو دے دیتے ہیں ان کے اس ظالمانہ فعل کی تعریف اور تحسین یوں کی جاتی ہے جیسے انہوں نے یہ بہت بڑا ایثار کیا ہے۔ حالانکہ یہ وہ ہمدردی ہے جو بچے پر، اپنے آپ پر، بناوٹی والدین پر، بچے کے اصل رشتہ داروں پر اور بناوٹی رشتہ داروں پر ظلم کر کے کی جاتی ہے۔ ان سب سے ان کے حقوق چھین کر کسی اور کے حوالے کر دیے جاتے ہیں نیز اس ہمدردی میں کتنے زیادہ شرعی گناہ شامل ہوتے ہیں اس کا ذکر کیا جا چکا۔ اس کے اثرات کتنے زہریلے ہوتے ہیں ان کا بھی ذکر گزر چکا۔

جب اسلام اسے ہمدردی کی بجائے کفر اور جہالت قرار دیتا ہے تو پھر انسان اپنے زعم میں اسے ہمدردی کہے بھی تو یہ سب زبانی کلامی بات ہے۔ حقیقت نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد سے محرومی کا مناسب حل

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر نعمت ہر انسان کو عطا نہیں کی بلکہ اس نے فرق رکھا ہے اور یہ فرق بھی اس کی تخلیق کا کمال ہے۔ کسی کو اس نے صحت قابلِ رشک عطا کی، کسی کو علم دوسروں کے مقابلے میں زیادہ دیا، کسی کو دولت کم دی، کسی کو زیادہ دی، کسی کو بولنے کی صلاحیت غیر معمولی عطا کی، کسی کو کسی ہنر میں طاق بنایا، کسی کو دین کا رغبت وشوق دوسروں کی نسبت زیادہ دیا، کسی کو بیٹے دیئے، کسی کو بیٹیاں، کسی کو بیٹے بیٹیاں، کسی کو اولاد زیادہ دی، کسی کو کم اور کسی دی ہی نہیں۔

اولاد سے محروم والدین کو جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے لیے جو مناسب جانا وہی اسے دیا۔ لہٰذا اولاد کی محرومی کی صورت انہیں شکوہ شکایت یا ناشکری کرنے کی بجائے، قناعت اور شکر سے کام لینا چاہیے۔

رہی یہ بات کہ جس گھر میں بچے نہ ہوں وہاں رونق نہیں ہوتی۔ یہ بات درست ہے لیکن اسلام نے بہت سے جائز طریقے بچوں کو اپنے گھر میں رکھنے کے لیے دیے ہیں۔ ان پر عمل کر کے اس کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔

دوسری شادی:

اگر بیوی میں کوئی طبّی نقص ہے تو اس کا حل یہ ہے کہ مرد دوسرا نکاح کر لے، اسلام اسے بیک وقت چار بیویوں تک کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس صورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد کے بچے اس بیوی کے بھی بیٹے بیٹیاں ہی ہوں گے۔ سوائے وراثت کے باقی تمام حقوق و فرائض ماں اور اولاد والے ہی ہوں گے۔ مگر ہمارے معاشرے میں ہندوانہ تہذیب کے اثرات کی وجہ سے دوسری بیوی کرنا پہلی بیوی پر ظلم سمجھا جاتا ہے اور پہلی بیوی بھی دوسری بیوی کو برداشت نہیں کرتی۔

وہ مرد کو دوسرا نکاح کرنے ہی نہیں دیتی بلکہ دوسری بیوی سے بچنے کے لیے ہی وہ کسی دوسرے کا بچہ گود لینے کا گناہ مول لیتی ہے۔ یوں وہ خود تو بے اولاد ہے ہی خاوند کو بھی اولاد سے محروم رکھنا چاہتی ہے۔ (اس موضوع کے لیے دیکھیے بیویوں کے باہمی تعلقات)

☆ اگر مرد کی اولاد نہیں اور بظاہر اس کے آثار بھی نہیں تو وہ کسی ایسی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح کرلے جس کے بچے ہوں۔ اس صورت سوائے وراثت اور ولدیت کے باقی تمام امور میں یہ شخص اپنی بیوی کے بچوں کے لیے باپ ہی کی حیثیت سے ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے بھی صاحبِ اولاد عورتوں سے نکاح کیے اور ان کی اولاد کی سرپرستی فرمائی۔ بلکہ یہ دوہری نیکی ہے ایک تو مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کر کے اسے سہارا اور تحفظ مہیا کرنا، دوسرے بے سہارا، یتیم بچوں کی ذمہ داری باپ بن کر اٹھانا۔ رسول اللہ ﷺ نے یتیم بچوں کے بارے میں فرمایا:

كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ (وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔)

"یتیم کا قریبی رشتہ دار یا اجنبی دیکھ بھال اور پرورش کرنے والا، میں اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں ہیں۔" (پھر راوی حدیث مالک نے انگوٹھے کی ساتھ والی انگلی سبابہ اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔)

(صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقاق)

یتیموں کی کفالت:

اگر اسلامی معاشرے میں یتیم اور بے سہارا بچوں کی بے اولاد گھرانے کفالت کا ذمہ بے اولاد حضرات لے لیں تو یہ جہاں دہری نیکی ہے وہاں ایک فلاحی معاشرے کے قیام کا باعث بھی ہے۔

اسلام میں دارالامان، یتیم خانے وغیرہ کا کوئی تصور نہیں بلکہ ہر قریبی یا دور کے رشتہ دار کو چاہیے کہ وہ بے سہارا بچوں کی تعلیم و تربیت کا ذمہ لے چاہے اس کے اپنے بچے ہوں چاہے نہ ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو غامدیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہونے والے ناجائز بچے کی کفالت کا بھی بہترین انتظام کیا۔ ایک انصاری رضی اللہ عنہ نے خود کہہ کر اس بچے کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ (کتاب الحدود، بخاری)

کثیر العیال خاندانوں کی مدد:

خاندان میں کئی ایسے گھر ہوتے ہیں جو کثیر العیال ہوتے ہیں لیکن وسائل کم ہوتے ہیں۔ ایسے رشتہ داروں کے بچوں کو عارضی طور پر اپنے یہاں لے آئیں۔ انہیں پڑھائیں، ان کو کھلائیں پلائیں، ان کی پرورش کریں، جوان ہونے پر ہو سکے تو نکاح کے اخراجات بھی اٹھائیں۔ یہ بہت اجر کا باعث ہے۔ باہم رشتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں محبت کا باعث بھی ہے، ایک نادار بہن بھائی کی مدد کا بہترین طریقہ بھی اور یہ بچے پرورش کرنے اور تربیت کرنے والے کے لیے نیک ہونے کی صورت صدقہ جاریہ بھی ہیں۔

اس طرح باہم خاندانوں میں محبت بڑھتی ہے۔ ہمدردی اور موانست کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ وہ تو مغربی معاشرہ ہے جو ''کم بچے خوش حال گھرانہ'' کا تصور دیتا ہے۔ اسلام ''زیادہ بچے خوش حال معاشرہ'' کا تصور دینے کے عملی اقدامات سے روشناس کراتا ہے اور تاکید کرتا ہے کہ زیادہ بچے اور کم وسائل رکھنے والے کی مدد اسے اپنا بھائی سمجھ کر کی جائے۔ جس کا نتیجہ ان شاء اللہ آخرت کی دائمی خوش حال زندگی ہے۔

بے سہارا بچوں کی کفالت:

کسی غیر بچے کو یا ایسا بچہ جس کے والدین کا پتا نہ ہو، اپنے ہاں رکھ لیں، اس کی ولدیت نہ چھپائیں، سمجھ دار ہونے پر اسے بتا دیں لیکن اس کی کفالت کریں، اپنی اولاد کی طرح تعلیم دیں، اخراجات کا بوجھ اٹھائیں۔

چونکہ یہ بچہ اپنا نہیں اس لیے بڑا ہونے پر حجاب کی پابندی کی جائے گی۔ ایک ہی جگہ تنہا ہونے سے پرہیز کی جائے گی۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ حجاب کا مسئلہ نہ ہو تو۔

رضاعت کے ذریعے بچے کو اپنا بنانا:

اس کی جائز صورت یہ ہے کہ بچے کو شیر خوارگی کے دور کے درمیان یعنی دو سال کے اندر اندر اپنی بہن یا اپنی بھابھی یا اپنی بھتیجی بھانجی یا اپنی والدہ غرض کسی ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتون سے کم از کم پانچ بار پیٹ بھر کر دودھ پلوا دیں جو آپ کا محرم رشتہ دار ہے ،اس طرح وہ آپ کا رضاعی بھانجا بھانجی یا بھتیجی بھتیجا بن جائے گا،اور اپنی والدہ سے دودھ پلوانے کی صورت میں رضاعی بہن یا بھائی ۔یوں حرمت کا رشتہ قائم ہو جائے گا اور حجاب ختم ہو جائے گا۔اس پر نسب اور وراثت کے احکام کا اطلاق تو نہیں ہوگا لیکن نکاح اور حجاب کے احکام ویسے ہی ہوں گے جیسے محرم رشتوں کے درمیان ہوتے ہیں۔(تفصیل کے لیے دیکھیے ''اسلامی معاشرے میں رضاعی رشتے)

رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے بچے:

اپنے رشتہ دار بچوں کو چھٹیوں میں اپنے گھر لا کے رکھیں ۔انہیں پڑھائیں ، ادب وآداب سکھائیں ،اسلامی طور طریقے بتائیں ،ان سے دل بہلائیں ،ان پر خرچ کریں۔

محلے کے بچوں کو اپنے گھر بلائیں ، انہیں کچھ کھلائیں پلائیں ، انہیں برے اور بھلے کی تمیز سکھائیں۔کچھ وقت کے لیے گھر میں رونق ہو جایا کرے گی۔

اگر آپ پڑھے لکھے ہیں تو گھر میں جز وقتی یا ہمہ وقتی تعلیمی ۔۔۔ کھول لیں۔یہ بھی بچوں سے دل بہلانے کا ایک ایسا طریقہ ہے جس میں اجر بھی ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کئی انصاری بچیوں کو اپنے ہاں رکھا اور نکاح کر کے گھر سے رخصت کیا۔ان کی بھتیجیاں بھی اکثر ان کے پاس رہا کرتی تھیں ۔عمرہ بنتِ عبد الرحمان کی تو آپ نے ایسی تربیت کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سن کر انہوں نے دوسروں تک احادیث پہنچائیں ۔ بڑے بڑے علماء حدیث سننے کے لیے عمرہ بنتِ عبد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرحمان کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔

یہ تمام ممکنہ صورتیں ہمارے معاشرے کا اختصاص ہیں اور اسلاف نے اپنے بچے تھے یا نہیں تھے، دونوں صورتوں میں ان تمام طریقوں پر عمل کرنے کی کوشش کی۔

دیکھا گیا ہے کہ ہمارے معاشرے میں بے اولاد حضرات کافرانہ طریقے سے اپنی جائیداد کا کوئی ایک وارث تلاش کر لیتے ہیں لیکن اسلام کا عطا کردہ طریقہ کفالت اختیار کرنے سے کتراتے ہیں۔ بے اولاد حضرات رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے بچوں سے نہایت روکھے انداز میں بات کرتے ہیں۔ چہ جائے کہ انہیں گھر میں رکھیں یا ان کی کفالت کریں۔ انہیں سوائے اپنے بناوٹی بنچے کے اور کوئی بچہ اچھا نہیں لگتا، بھتیجے بھانجے تک ان کی شفقت سے محروم اور ان کے سخت رویے سے نالاں رہتے ہیں۔

ایک غلط فہمی:

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے جن عورتوں سے سے مرد کا نکاح حرام قرار دیا ہے ان میں ایک وہ لڑکی یا بیٹی بھی ہے جو شوہر کی بیوی کے کسی دوسرے خاوند سے ہو۔ اصل الفاظ یہ ہیں:

﴿وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ﴾ [النساء:۲۳]

"اور تمہارے گھر میں پرورش پانے والی وہ لڑکی جو تمہاری اس بیوی میں سے ہے جس سے تم ازدواجی تعلق قائم کر چکے ہو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ شاید وہ بچہ یا بچی جسے اپنے گھر میں پالا جائے اس سے نکاح حرام ہے حالانکہ اس آیت میں ربائب کا لفظ آیا ہے جو ربیبہ کی جمع ہے۔ یہ لفظ عربی میں سوتیلے بیٹے بیٹی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ خصوصاً اس آیت میں مراد سوتیلی بیٹی ہے جس کی وضاحت یوں کی گئی کہ جس عورت سے ازدواجی تعلق قائم ہو چکا ہو اس کی کسی دوسرے شوہر سے بیٹی اس شوہر پر حرام ہے۔

علماء نے یہ وضاحت کی ہے کہ بیوی کی بیٹی نے اس شوہر کے گھر میں پرورش پائی ہو یا نہ پائی ہو، دونوں صورتوں میں اس سے نکاح کرنا ہمیشہ حرام ہے کیونکہ اب یہ مرد اس کا سوتیلا باپ بن چکا ہے۔ اس آیت میں صرف حسنِ تاکید کے لیے گھر میں پرورش پانے کے الفاظ آئے ہیں۔

غرض یہ کہ یہ حکم بیوی کی بیٹی سے خاص ہے۔ لہٰذا اس سے یہ مطلب نہیں نکلتا کہ کوئی بچہ جسے گھر میں پالا ہو وہ بیٹے یا بیٹی کے حکم میں داخل ہو جاتا ہے۔

البتہ اس سے یہ بات ضرور واضح ہوتی ہے کہ بیوی کی کسی دوسرے خاوند سے اولاد ہو تو اس کی پرورش کرنا ایک مسلمان کی مومنانہ صفات میں سے ہے۔ ہمارے معاشرے میں شوہر بیوی کے بچوں کو قبول ہی نہیں کرتے، اور اگر انہیں مجبوراً اس باپ کے گھر میں رہنا پڑے تو ان سے بہت سخت رویہ رکھا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں درست فہم، صحیح سوچ اور اسلامی معاشرت اپنی تمام جزئیات کے ساتھ اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرت
کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے...... اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر...... اسلامی اقدار وآداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا...... زائد ملے تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ستر و حجاب ......اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے...... کفالت بہ کسب حلال...... حفاظت اوامر و نواہی......اور امارت و خلافت کا علم حاصل کرنا......اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا......

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری مطبوعات

مدح مزمل (مجلد)
مضامین مسعود
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادت کہ الفت میں
لواء الجہاد (مجلد)
وسیع الصفات اللہ (مجلد)
مخلوط تعلیم
لاشوں پر رقص (مجلد)
غیر مسلموں کی ممنوعات اور ہم
صحافت اور اس کی اخلاق اقدار
حدود کی حکمت، نفاذ، قتل غیرت
علیم وخبیر کے نام خطوط
خطوط مسعود (اول)
خطوط مریم
میرا مطالعہ
گداگری
بدعت کیا ہے؟
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
رجب کے کونڈے، شب معراج
شب برات
ویلنٹائن ڈے
اپریل فول
عید میلاد النبی
مبارک باد کے آداب
سالگرہ
آتش بازی اور لائٹنگ
استخارہ کیوں اور کیسے؟
ماہ ذوالحجہ کے فضائل
لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرز عمل

رشتے کیوں نہیں ملتے
منگنی اور منگیتر
نکاح میں ولی کی حیثیت
لو میرج
بری اور بارات
شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
مہر بیوی کا اولین حق
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
دیور اور بہنوئی
بیویوں میں عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات
مسلمان مرد وعورت کا اہل کفر سے نکاح
عورت کا لباس
پردہ اور خاندان
غض بصر اور مرد حضرات
پردے کی اوٹ سے
عورتیں اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
صنف مخالف کی مشابہت
حفظ حیا گفتگو اور تحریر
حفظ حیا اور محرم رشتہ دار
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں
نسوانی بال اور ان کی آرائش
مخلوط معاشرہ
حفظ حیا اور ازدواجی زندگی
آواز کا فتنہ
بیوہ کی عدت
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت میت کا غسل وتکفین
بچہ گود لینا

عورت اور گھر میں دعوت دین
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
خطوط مسعود
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
بدنی طہارت کے مسائل
نیا چاند اور ہماری روایات
روزوں کے مسائل
فطرانہ
سحری افطاری اور افطاریاں
چاندرات
اعتکاف اور خواتین
مبارک باد کے آداب
عید کارڈ
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبیؐ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
تاج پوشی
وہ خط
اور قطو گھر ہار گیا
اوں ہوں
بچے اور کھیل
شہادتین (توحید ورسالت)
شاہی قبا
حدیث نبوی کے چند محافظ
ننھے حارث کا خواب
ننی منی سوچیں
ننی منی سوچیں
ممتا کے بول
شاخ گل
آہا کا چاند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ